ہے۔ اس لیے جائز و ناجائز کے فتووں سے احتراز ہی قرین حکمت ہے۔

ان اصولوں کے پیش نظر، میں سالگرہ میں فی نفسہٖ تو کوئی ایسی چیز نہیں پاتا کہ اس کو ناجائز سمجھوں، یا اس سے روکوں۔ ہاں، اس میں اگر فخر و مباہات ہو، نمائش و دکھاوا ہو، اسراف ہو، شرماشری اور مجبوری میں تبادلہ تحائف ہو، تو یہ وہ چیزیں ہیں جن کی بنا پر، میری رائے میں، یہ قابلِ اجتناب ہے۔ کیونکہ بالعموم یہ چیزیں پائی جاتی ہیں، اس لیے جو اللہ کی رضا کا طلب گار ہو، اس کو ان برائیوں میں نہ پڑنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی ان برائیوں سے پاک کر کے ان تقریبات کو منائے تو میرے نزدیک اس کو روکنے کا کوئی جواز نہیں۔

حکیمانہ طریقہ کار یہ ہے کہ ان رسومات کے خلاف تکفیر و فتویٰ کے بجائے فخر و مباہات، نمود و نمائش، مسابقت فی الدنیا، اسراف، حصول تحائف بالجبر (سوشل پریشر بھی جبر کی صورت ہے)، اور ما لایعنی میں اشتغال کے خلاف تعلیم و تذکیر کا کام کیا جائے۔ (خ - م)

قربانی کی حیثیت

"نماز اور قربانی" (اپریل ۹۴) میں مولانا فراہیؒ نے لکھا ہے کہ "نسک" سے مراد حج و عمرہ کی قربانی ہے۔ جب منکرینِ سنت نے پروپیگنڈہ کیا کہ بقر عید پر قربانی ملاؤں کی ایجاد ہے، تو سیّد مودودیؒ نے قربانی کی شرعی حیثیت میں لکھا تھا کہ کوئی اشارہ ایسا نہیں کہ اسے صرف حج کی قربانی سمجھا جائے۔ ان دونوں باتوں میں تضاد ہے۔ ترجمان القرآن مولانا مودودیؒ کے افکار کا ترجمان ہے۔ اب لوگ پروپیگنڈہ کر سکتے ہیں کہ مودودیؒ کے پیروکار خود ہی ان کو غلط قرار دے رہے ہیں۔ وضاحت فرمایئے۔

آپ غور کریں تو سیّد مودودیؒ اور مولانا فراہیؒ کی تشریحات میں کوئی تضاد نہیں، بلکہ یہ عام اور خاص پہلو کا فرق ہے۔ سیّد مودودیؒ کے پیش نظر منکرینِ قربانی کی تردید ہے، اس لیے وہ عام پہلو بیان کرتے ہیں۔ ان کا مدعا یہ ہے کہ نسک کا مطلب صرف حج کی قربانی نہیں ہے، لیکن ظاہر ہے کہ حج کی قربانی عام قربانی سے باہر نہیں۔ مولانا فراہیؒ کے پیش نظر حج اور خانہ کعبہ کی مناسبت سے قربانی کا بیان ہے، اس لیے وہ کہتے ہیں، نسک سے مراد حج اور عمرہ کی قربانی ہے۔ خاص کا عام پر اطلاق معروف ہے، اور ان کا مدعا بھی یہ نہیں کہ عید الاضحیٰ کی قربانی پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

ترجمان القرآن، سید مودودیؒ کی رہنمائی کی روشنی میں، اللہ اور اس کے رسولؐ کی ہدایت کا ترجمان ہے۔ اسی طرح وہ دین کے بارہ میں سید مودودیؒ کی اس فکر کا ترجمان ہے کہ اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے، دین کا قیام مسلمانوں پر فرض ہے، اور اس مقصد کے لیے اجتماعی جدوجہد ناگزیر ہے۔ یہی ان کی اصل فکر ہے۔ باقی معاملات میں ترجمان کے لیے رہنما اصول سید مودودیؒ کی یہ فکر ہے کہ معیارِ حق صرف اللہ اور اس کے رسولؐ ہیں، اور کسی بھی انسان کی رائے سے اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ تشکیلِ جماعت کے وقت ان کی یہ ہدایت بھی ہمارے لیے راہنما ہے، کہ نہ جماعت ان کی تحقیق و رائے پر پابندی عائد کرے، اور نہ جماعت میں کوئی ان کی تحقیق و رائے ماننے کا پابند ہو۔ سید مودودیؒ کی زندگی میں بھی ان کی رائے یا تاویل سے مختلف آرا ترجمان میں چھپتی رہی ہیں۔ اگر مولانا فراہیؒ کی رائے فی الواقع سید مودودیؒ کی رائے سے متضاد ہوتی، جب بھی ان کی رائے کے ترجمان میں چھپنے سے ترجمان کی سید مودودیؒ سے نسبت پر کوئی حرف نہ آتا۔ (خ۔م)

ماہنامہ ترجمان القرآن

کے سالانہ خریدار متوجہ ہوں

ترجمان القرآن کے سالانہ خریدار، جنھوں نے نقد یا وی پی ادائیگی کی ہے اور انھیں پرچہ نہیں مل رہا ہے، ان سے گزارش ہے کہ اپنے نام، پتے (اور دیگر ممکنہ تفصیلات) سے مطلع کریں۔ انھیں گذشتہ پرچے ارسال کیے جائیں گے اور انشاء اللہ آئندہ باقاعدگی سے ترسیل ہو گی۔ ہم ان کے ممنون ہوں گے۔ قارئین سے التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔ اسکے بغیر تعمیل ارشاد میں دقت کا امکان ہے۔

مینجر

ترجمان القرآن

اردو بازار، لاہور ۵۴۰۰۰